اس طرح اس مختصر کتابچے میں، نئے انداز سے مطالب و معانی کی ایک دنیا سمیٹ دی گئی ہے۔ قاری کو اپنے فکر کو مہمیز دینے کے لیے نکات ہی نکات ملتے ہیں۔ (مسلم سجاد)

الم تا علم، کشمیر، اصغر عابد۔ ناشر: دارالاشاعت القلم، ۸ شان پلازا، بلیو ایریا، اسلام آباد۔ صفحات: ۱۳۵۔ قیمت: ۱۴۰ روپے۔

آزادی کشمیر کے لیے ہمارے (معدودے چند) شاعروں، ادیبوں اور دانش وروں نے جو قلمی کاوشیں کی ہیں، نوجوان شاعر اصغر عابد نے اپنی زیر نظر کتاب کو اسی تسلسل میں پیش کیا ہے۔ ان کے نزدیک یہ ایک ملی اور قومی فریضہ ہے جس کی رو سے: "کشمیریوں کی جدوجہد آزادی کو خراج عقیدت پیش کرنا ہر اہل قلم پر لازم آتا ہے۔ میں نے اسی جذبہ ایمانی کو بروے کار لاتے ہوئے اپنے قلم کو ایک مجاہد کی طرح محاذ قرطاس پر آگے بھیج دیا ہے"۔

حصہ اول کی نظموں میں کشمیر ہی نہیں، بوسنیا، فلسطین اور بابری مسجد کے المناک پس منظر سے رونما ہونے والا، پورے عالم اسلام کا دکھ درد سمٹ آیا ہے، مگر شاعر حوصلہ، عزم و ہمت اور جرات و جذبہ شہادت سے سرشار ہے۔ وہ انسانیت کا بہی خواہ ہے اور مستقبل کے بارے میں پرامید ہے:۔

آنے والی صدی، روشنی کی صدی، زندگی کی صدی
اک اخوت، محبت اور انسانیت دوستی کی صدی
اس صدی میں نہ ہو گا کہیں بھی دھواں
آئنوں کی طرح صاف ہو گا سماں
اے خدا، تیرگی اور آلودگی سے بچا لے ہمیں

دوسرا حصہ بہ عنوان: "کشمیر" ایک طویل مثنوی ہے، جس میں صدیوں کی تاریخ کو سمیٹ دیا گیا ہے:۔

دل گرفتہ مادر کشمیر ہے
کب سے اس کے پاؤں میں زنجیر ہے

مثنوی کے ذریعے کشمیر کے منافق حکمرانوں، ریڈکلف، مونٹ بیٹن، شیخ عبداللہ، اور ہندو سامراج کی منافقتوں، فریب کاریوں، عیاریوں کی ایک روداد سامنے آتی ہے۔ اصل میں تو یہ "روداد دل" ہے:۔

یہ جو لکھی مثنوی کشمیر کی — درد دل کی اصل میں تشہیر کی

مجاہدانہ جوش و جذبے میں، اصغر عابد نے شاعرانہ تقاضوں کو نظر انداز نہیں کیا اس لیے امید واثق ہے قارئین مجاہدانہ حرارت حاصل کرنے کے ساتھ، شاعرانہ لطف و مسرت سے بھی ہم کنار ہوں گے۔

کتاب کی کتابت' طباعت اور پیش کش اعلیٰ درجے کی اور سرورق جاذب نظر ہے۔(ر - ہ)

Muslim India (1857-1947) A Biographical Dictionary [مسلم ہندستان ۱۸۵۷ تا ۱۹۴۷' ایک سوانحی لغت]' احمد سعید۔ ناشر: انسٹی ٹیوٹ آف پاکستان ہسٹاریکل ریسرچ' لاہور۔ صفحات: ۳۵۴۔ قیمت: ۳۵۰ روپے۔

پروفیسر احمد سعید متعدد کتابوں کے مصنف اور تاریخ کے نامور اسکالر ہیں۔ زیر نظر کتاب میں انھوں نے عہد غلامی کے ایسے مسلمانوں کے سوانحی کوائف جمع کیے ہیں' جو مثبت یا منفی طور پر آزادی کی تحریکوں سے وابستہ رہے ہیں۔ تحریک خلافت' کانگریس' مسلم لیگ' احرار' یونینسٹوں اور مسلم اسٹوڈنٹس فیڈریشن کے وابستگان' نوابزادے' راجگان' پیرزادے' جاگیردار' مصنف' ادیب' اساتذہ اور صحافی وغیرہ وغیرہ--- مصنف نے کمال محنت و عرق ریزی اور کاوش و سعی سے یہ لغت مرتب کی ہے۔ یہ علمی اداروں کے کرنے کا کام تھا' جسے فرد واحد نے انجام دیا ہے۔ ان کا یہ کارنامہ بہرطور داد و تحسین کے لائق ہے--- (مگر ایک ستم ظریفی: تقریباً ایک ہزار افراد کی اس فہرست میں سید ابوالاعلیٰ مودودی کا نام نہیں آسکا)۔ (ر-ہ)

اسلامی فکر کی تشکیل اور معاشرے کی تعمیر نو' محمد موسیٰ بھٹو۔ ناشر: سندھ نیشنل اکیڈمی ٹرسٹ' ۱۸۸۶' لطیف آباد نمبر ۴' حیدر آباد۔ صفحات: ۷۲۔ قیمت: ۳۰ روپے۔

مصنف کے اس نئے مجموعہ مضامین کا موضوع "قومی اور اجتماعی زندگی کا بڑھتا ہوا وہ زوال ہے' جس نے ہر شعبہ زندگی کے افراد کو اپنی لپیٹ میں لے لیا ہے"۔ ان مضامین میں اسلامی ثقافت کی ترقی اور اسلامی فکر کی تشکیل جدید پر بھی بحث شامل ہے۔ معاشی خوش حالی اور مادی ترقی کے باوجود' انسانیت جس بحران میں مبتلا ہے' بھٹو صاحب کے نزدیک اس کی نوعیت داخلی اور نفسیاتی ہے--- مصنف ایمانیات' عقائد اور عبادات کے ساتھ معاملات میں راستی اور معاشرت میں ایک معتدل رویے پر زور دیتے ہیں۔ ان کے نزدیک اپنے نفس اور باطن کی اصلاح سب سے زیادہ ضروری ہے۔ اسی سے افراد کے اندر حکمت و بصیرت' دانش مندی اور نور ایمان پیدا ہوتا ہے اور زندگی شریعت کے تابع ہو جاتی ہے--- تعمیر کردار کے لیے جناب بھٹو نے ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خان کی "مثالی شخصیت" کو متعارف کرایا ہے۔ موصوف کی زندگی اردو زبان و ادب کی تدریس و تحقیق میں گزری' مگر اللہ نے انھیں کردار اور فکر و نظر کی بہت سی خوبیاں عطا کی ہیں۔ ڈاکٹر صاحب نے اپنی بزرگی کی بنیاد پر کشف و کرامات کا راستہ اختیار نہیں کیا بلکہ خدمت خلق کو مطمع نظر بنایا۔ ذکر و فکر اور اسلامی شریعت پر چلنے کی تلقین کی۔ ان کی اپنی زندگی سادگی' فقر' رواداری' محبت' فیاضی' ایثار اور